بسم اللہ الرحمن الرحیم

کوٹیشن پاس کروانے کے لیے مینیجر کو کمیشن دینا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں اے سی ڈک کی سروس کا کام کرتا ہوں، چند ادارے ہوتے ہیں جنہوں نے کام کروانا ہوتا ہے وہ ہم سے کوٹیشن مانگتے ہیں جس میں سروس وغیرہ کے چارجز اور مکمل تفصیل ہوتی ہے کہ ہم یہ کام اتنے روپوں میں کر کے دیں گے، میری طرح دیگر اور لوگ بھی کوٹیشن دیتے ہیں۔ ادارہ کے مینیجر وغیرہ کہتے ہیں کہ ہم آپ کی کوٹیشن اوکے کر دیں گے، لیکن کام کرنے کے بعد آپ کو ادارہ جو کام کی رقم دے گا اس میں سے ہم کمیشن لیں گے۔ اگر ہم کمیشن دینے پر رضامند نہ ہوں تو وہ کسی اور کی کوٹیشن اوکے کر دے گا۔ تو کیا ہم کوٹیشن اوکے کروانے کے لیے اس شرط کو مان سکتے ہیں یا نہیں؟ اور اس شرط پر ہم کام لے کر مینیجر کو کمیشن دے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں آپ کا کوٹیشن پاس کروانے کے لیے مینیجر کو پیسے دینا اور مینیجر کا یہ پیسے لینا رشوت ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اپنا کام نکلوانے کے لیے کسی کو پیسے دینا رشوت کہلاتا ہے، اسی طرح جو کام اپنے منصب کی وجہ سے پہلے سے کرنا لازم ہو اس کام کے پیسے لینا بھی رشوت کے زمرے میں آتا ہے اور رشوت کا لین دین ناجائز و حرام ہے۔ لہٰذا اس سے بچنا لازم ہے۔

ترمذی شریف میں ہے: ”لعن رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہ وسلَّم الراشي والمرتشي“ یعنی رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہ وسلَّم نے رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت فرمائی۔ (ترمذی، 614/3)

شامی میں ہے: ”الرشوۃ بالکسر ما یعطیہ الشخص الحاکم وغیرہ لیحکم لہ او یحملہ علی ما یرید“ یعنی رشوت وہ ہے جو کوئی شخص حاکم یا کسی اور کو اس لیے دے کہ وہ اس کے حق میں فیصلہ کرے یا اس کی مراد پر راغب ہو۔ (ردالمحتار، 34/8)

امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”رشوت لینا مطلقاً حرام، کسی حالت میں جائز نہیں۔ جو پرایا حق دبانے کے لیے دیا جائے، رشوت ہے۔ یوہیں جو اپنا کام نکلوانے کے لیے حاکم کو دیا جائے رشوت ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، 597/23)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضانِ مدینہ ستمبر 2026ء